بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک جھوٹی پوسٹ
یہ بھی چل جاتی

پیشکش: صدائے قلب

09 فروری 2023ء

ادارہ: انجمن دفاعِ اسلام و سُنیت

دعوت اسلامی کے متعلق جھوٹی پوسٹیں

پچھلے دنوں کراچی میں بلدیاتی الیکشن تھے جس میں کئی جھوٹی پوسٹیں سوشل میڈیا پر اس طرح کی وائرل تھیں کہ دعوت اسلامی کے نگرانِ شوری اور کہیں امیر اہل سنت کے بیٹے کی تصویر لگا کر لکھا تھا کہ دعوت اسلامی تحریک لبیک کو سپورٹ کررہی ہے، تحریک لبیک کو ووٹ دیں۔

ظاہری بات ہے اس طرح کی جھوٹی پوسٹیں بعض تحریک لبیک کے کارکن یا ان سے محبت کرنے والے نے ہی بنائی ہوں گی۔ لیکن اتنی جھوٹی پوسٹوں کے باوجود تحریک لبیک کو کراچی میں اتنا ووٹ اس لیے نہیں ملا کہ دعوت اسلامی سمیت اہل سنت کا ایک طبقہ تحریک لبیک کے چند منہ پھٹ مولویوں اور سعد رضوی کے وہابی مولوی حافظ سعید کے متعلق صلح کلی بیان سے بد ظن ہے۔

اگر جھوٹی پوسٹ بنانی ہی تھی تو یہ بنالیتے

اگر اتنی جھوٹی پوسٹوں کی جگہ کسی نے یہی جھوٹی پوسٹ بنالی ہوتی کہ جن مولویوں (بلال رضوی، غلام غوث بغدادی، مولوی حسن نقشبندی وغیرہ) نے دعوت اسلامی اور امیر اہل سنت مولانا محمد الیاس عطار قادری صاحب کے خلاف بولا ہے انہوں نے اس عمل پر توبہ کرلی ہے اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا عہد کیا ہے یا یہ جھوٹی پوسٹ وائرل ہوتی کہ سعد رضوی نے جو وہابی مولوی حافظ سعید کے متعلق جو تعریفی کلمات کہے ہیں اس سے رجوع کرلیا ہے، تو ہو سکتا ہے کہ تحریک لبیک کو کافی ووٹ مل جاتے۔

ایسا نہیں ہو سکتا کہ تحریک لبیک والے لوگوں کے کامل پیران عظام کے خلاف بولیں اور ان کے مرید تحریک لبیک کو ووٹ دیں، یونہی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو ماننے والے رضوی حضرات بدمذہبوں کی تعریف کرنے والوں اور ان سے پیار و محبت کے ساتھ ملاقات کرنے والوں کی سیاسی سپورٹ کریں۔

سیاسی پلیٹ فارم اہل سنت کی ضرورت ہے

اس میں کوئی شک نہیں کہ اہل سنت کا ایک مضبوط سیاسی پلیٹ فارم ہونا وقت کی بہت بڑی ضرورت ہے اور تحریک لبیک کے ساتھ ہر سنی دلی محبت رکھتا ہے، لیکن کچھ باتیں ایسی ہیں جو تحریک لبیک کو کمزور کررہی ہیں اور اہل

سنت کو ان سے دور کر رہی ہیں۔ ان میں دو بڑی وجوہات ہیں: ایک سنی تحریکوں بالخصوص دعوت اسلامی کی مخالفت اور دوسری وجہ بد مذہبوں کی تعریف و تعظیم۔ یہ بات ہر سمجھدار سنی کی سمجھ سے بالاتر ہے کہ اپنے سُنیوں پر تنقیدیں کرنا، ان پر بہتان لگانا اور بد مذہبوں کی تعریفیں کرنا یہ کونسی سیاست ہے ؟؟؟

بد مذہبوں سے کبھی فائدہ نہ ہوا ہے اور نہ ہو گا

عام سیاسی لیڈر تو دعوت اسلامی کے فیضان مدینہ میں دورے کریں اس امید پر کہ ان لوگوں کا ووٹ ہمیں ملے اور تحریک لبیک اپنے سُنی ہو کر نہ دورہ و ملاقات کریں اور نہ ہی تعریف و محبت کا اظہار کریں بلکہ تحریک لبیک کے بڑے کارکن دعوت اسلامی کے متعلق عجیب و غریب بیانات دیں، تحریک لبیک کی شوریٰ کو ان کو روکنے کی بھی ہمت نہ ہو اور نہ ان کے بیان پر کوئی مذمتی بیان ہو اور اس امید پر بد مذہبوں کی تعریفیں ہوں کہ یہ ہمیں ووٹ دیں گے یہ تو کم فہمی کے سوا کچھ نہیں۔ بد مذہب نہ کبھی پہلے سنیوں کے لیے فائدہ مند ہوئے ہیں اور نہ ہوں گے۔

دین تخت پر لانے کا عزم اور کئی اعمال شرعی اصولوں کے مخالف

تحریک لبیک چونکہ ایک دینی تحریک ہے اور دین کو تخت پر لانے کا عزم رکھتی ہے تو سب سے پہلے ان کو اپنے بارے میں غور کرنا چاہیے کہ یہ جب دعوت اسلامی یا کسی دوسری سنی تحریک کے خلاف بولتے ہیں تو کیا یہ شرعی تقاضے پورے کرتے ہیں کہ یہ اعتراض شرعا درست ہے یا ویسے ہی تنقید کرتے اور جو دھرنے میں شریک نہیں ہوا اسے گستاخ رسول سمجھتے ہیں؟

دعوت اسلامی یا دیگر سنی دینی تحریکوں پر بلاوجہ تنقید کرنا

کسی بھی سنی شخص کو فقط دھرنے میں شریک نہ ہونے یا لبیک کو ووٹ نہ دینے پر تنقید کا نشانہ بنانا شرعا ناجائز و حرام ہے چہ جائیکہ ایک بڑی اہل سنت کی تحریک پر بہتان لگایا جائے اور جو کوئی مولوی از خود اہل سنت کے خلاف بولے تو تحریک لبیک کی طرف سے نیکی کا حکم اور برائی سے منع کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے اسے لگام نہ دی جائے۔ فتاویٰ فقیہ ملت میں ایسے شخص کے متعلق سوال ہوا جو ایک ایسے ادارہ کی مخالفت کرتا ہے جو سنی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے مسلک کا پرچار کر رہا ہے۔ جواباً فرمایا گیا:" ادارہ مذکور اگر واقعی صحیح طریقے سے

علم دین اور مسلک اعلیٰ حضرت کی نشر و اشاعت کر رہا ہو اور قوم کی دینی ضرورتوں کو پوری کرتا ہو تو ایسے ادارہ کی **بلاوجہ شرعی مخالفت کرنا، چندہ وغیرہ بند کرانے کی خاطر لوگوں کو بہکانا بہت بڑا گناہ ہے۔** بلکہ ایسے ادارہ کی امداد واعانت کرنا سارے مسلمانوں کا دینی و ملی فریضہ ہے۔ **اور اس کی مخالفت کرنے والا ظالم و جفاکار اور سخت گنہگار ہے، ایسا شخص مذہبی قیادت کا قطعی حقدار نہیں بلکہ سارے مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کا سخت بائیکاٹ کریں۔** اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا سب ترک کر دیں اور ہر گز اس کی قیادت میں نہ چلیں۔"

(فتاویٰ فقیہ ملت، جلد2، صفحہ357، شبیر برادرز، لاہور)

بدمذہبوں کے متعلق اسلامی تعلیمات

حافظ سعید وہی بدمذہب ہے جس کی مذمت قبلہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے بیان میں کر چکے ہیں اور وہابیوں کی اذان کے جواب کے متعلق بھی آپ نے اپنے آخری ایام میں کچھ کلمات ارشاد فرمائے تھے۔ اب ان کا لخت جگر بدمذہبوں سے بڑی عقیدت سے ملے اور حافظ سعید کے متعلق تعریفی کلمات کہے یہ کسی بھی سنی رضوی کو گوارہ نہیں اور نہ ہی شرعا یہ جائز ہے۔

تاریخ بغداد میں ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی (المتوفی 463ھ) رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں ''عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَعْرَضَ عَنْ صَاحِبِ بِدْعَةٍ بُغْضًا لَهُ فِي اللہِ مَلَأَ اللہُ قَلْبَهُ أمنا وَإِيمَانا، وَمَنْ شَهّرَ بِصَاحِبِ بِدْعَةٍ أَمَّنَهُ اللہُ يَوْمَ الْفَزَعِ الأَكْبَرِ، وَمَنْ أَهَانَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ رَفَعَهُ اللہُ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ، وَمَنْ سَلَّمَ عَلَى صَاحِبِ بِدْعَةٍ، أَوْ لَقِيَهُ بِالْبِشْرِ، أَوِ اسْتَقْبَلَهُ بِمَا يَسُرُّهُ، فَقَدِ اسْتَخَفَّ بِمَا أَنْزَلَ اللہُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ'' ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بدمذہب سے اللہ عزجل کی خاطر بغض رکھتے ہوئے اعراض کرے اللہ عزوجل اس کے دل کو امن وایمان سے بھر دے گا اور جو بدمذہب کو ذلیل ورسوا کرے اللہ عزوجل قیامت والے دن اسے امن دے گا۔ جو بدمذہب کی تحقیر کرے گا اللہ عزوجل جنت میں اس کے سو درجے بلند فرمائے گا۔ جو کسی بدمذہب کو سلام کرے یا اس سے بکشادہ پیشانی ملے یا ایسی بات کے ساتھ اس سے پیش آئے جس میں اس کا دل خوش ہو اس نے اس چیز کی تحقیر کی جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔ (تاریخ بغداد، جلد11، صفحہ545، دار الغرب الإسلامی، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے سوال ہوا کہ کافر، مرتد، مبتدع، بدمذہب اور فاسق کو ابتداء سلام کہنا یا ان سے خندہ پیشانی سے پیش آنا، ہنسنا بولنا، ایسی دوستی رکھنا جیسے دنیادار ہنسنے بولنے کے لئے رکھتے ہیں اس سلسلہ میں انہیں تحائف روانہ کرنا یا ان کی ایسی تعظیم کرنا کہ وہ آئیں تو کھڑے ہو گئے یا تحریراً تقریراً انہیں عنایت فرمایا کریم، مشفق مہربان، یا جناب صاحب لکھنا وغیرہ جائز ہے کہ نہیں؟ خلاصہ یہ کہ ایسے لوگوں سے ایسا برتاؤ کرنا جس سے وہ خوش ہوں یا اس میں اپنی تعظیم جانیں اگرچہ فاعل (کرنے والے) کی نیت اس تعظیم یا خوش کرنے کی ہو یا نہ ہو، کیسا ہے؟ (مختصراً)"

جواباً آپ فرماتے ہیں: "ان لوگوں کو بے ضرورت و مجبوری ابتدا بسلام حرام اور بلاوجہ شرعی ان سے مخالطت اور ظاہری ملاطفت بھی حرام، قرآن عظیم میں قعود معہم سے نہی صریح موجود، اور حدیث میں ان سے بخندہ پیشانی ملنے پر قلب سے نور ایمان نکل جانے کی وعید، افعال تعظیمی مثل قیام تو اور سخت تر ہیں تو یوہیں کلمات مدح۔ حدیث میں ہے "اذا مدح الفاسق غضب الرب واھتزلہ عرش الرحمٰن" جب کسی فاسق (مرتکب گناہ کبیرہ) کی تعریف کی جائے تو اللہ تعالیٰ غضبناک ہو جاتا ہے اور اس کی اس حرکت سے عرش رحمان لرز جاتا ہے۔

دوسری حدیث میں ہے ان میں فاسق کا حکم آسان ہے مطلقاً حرج نہیں اور مصالح دینیہ پر نظر کی جائے گی اور مرتد مبتدع داعیہ سے بالکل ممانعت اور ضروریات شرعیہ ہر جگہ مستثنیٰ" فان الضرورات تبیح المحظورات" (اس لئے کہ ضرورتیں ممنوع کاموں کو مباح کر دیتی ہیں۔) رشتہ بتانے میں مطلقاً حرج نہیں جیسے "عمربن الخطاب وعلی بن ابی طالب مع ان الخطاب واباطالب لم یسلما" (حضرت عمر خطاب کے بیٹے اور حضرت علی ابوطالب کے فرزند حالانکہ خطاب اور ابوطالب دونوں مسلمان نہ تھے۔) ان کے ساتھ جو برتاؤ قولاً فعلاً ممنوع ہے بے ضرورت ان کا مرتکب عاصی ہے ان کا مثل نہیں جب تک ان کے کفر و بدعت و فسق کو اچھا یا جائز نہ جانے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔"

(فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ 327، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سیاست میں بدمذہبوں سے اتحاد کبھی منظور نہیں کیا گیا

حافظ سعید کی تعریف کرنے پر اگر سعد رضوی صاحب یا کوئی تحریک لبیک کا ممبر یہ دلیل دے کہ سیاسی طور پر یہ عمل درست ہے وغیرہ تو شرعا یہ دلیل درست نہیں اور نہ ہی ہمارے اکابرین سے ایسا ثابت ہے۔ ہمارے اکابرین تو ایسی تحریک میں حصہ نہیں لیتے تھے جس میں بدمذہب ہوں چہ جائیکہ بدمذہبوں کو ہی اپنی تحریک میں شامل کر لیا جائے یا ان سے اتحاد کیا جائے۔

ہندو مسلم اتحاد کے مؤید محمد علی جوہر اور شوکت علی جب امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی تحریک خلافت میں شمولیت کی دعوت دی تو آپ نے فرمایا: ”مولانا! میری اور آپ کی سیاست میں فرق ہے۔ آپ ہندو مسلم اتحاد کے حامی ہیں، میں مخالف ہوں۔“ اس جواب سے علی برداران کچھ ناراض سے ہو گئے تو فاضل بریلوی نے تالیف قلب کے لئے مکرر ارشاد فرمایا: ”مولانا! میں ملکی آزادی کا مخالف نہیں، ہندو مسلم اتحاد کا مخالف ہوں۔“ (فاضل بریلوی اور ترک موالات، صفحہ 45، ادارہ مسعودیہ، کراچی)

مفتی حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد کے نقش قدم پر

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ سعد رضوی صاحب بھی اپنے والد گرامی امیر المجاہدین رحمۃ اللہ علیہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے بدمذہبوں سے بیزاری کرتے اور سیاست کو صلح کلیت سے پاک رکھتے، جس طرح اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے شہزادے مفتی حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے عبد الباری فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ (جو ہندو مسلم اتحاد کے قائل تھے) سے وہ رویہ اپنایا جس کا حق تھا اور عبد الباری فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت کے شہزادے مفتی حامد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے ہاتھوں پر اپنے ان افعال سے توبہ کر لی چنانچہ فتاوی حامدیہ میں ہے: ”حضرت حجۃ الاسلام مفتی حامد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن جماعت رضائے مصطفیٰ کی طرف سے چند مشہور علماء کے ہمراہ لکھنؤ تشریف لے گئے۔ وہاں عبد الباری صاحب اور ان کے متعلقین و مریدین نے زبردست استقبال کیا۔ جب مولانا عبد الباری صاحب نے حجۃ الاسلام سے مصافحہ کرنا چاہا تو آپ نے ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا: **جب تک میرے والد گرامی کے فتویٰ پر عمل کرتے ہوئے آپ توبہ نہیں کر لیں گے، میں آپ سے نہیں مل سکتا۔** حضرت مولانا عبد الباری فرنگی

محلی رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ”صوت الایمان“ تھا، لہٰذا انہوں نے حق کو حق سمجھ کر کھلے دل سے توبہ کرلی اور یہ فرمایا:” لاج رہے یا نہ رہے، میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے توبہ کر رہا ہوں، مجھ کو اس کے دربار میں جانا ہے۔ مولوی احمد رضا خاں نے جو کچھ لکھا ہے صحیح لکھا ہے۔“ (فتاوی حامدیہ، صفحہ56، شبیر برادرز، لاہور)

تحریک آزادی میں اکابرین اہل سنت کی سیاست

سیاست اہل سنت کے اکابرین نے بھی کی ہے اور تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا جبکہ دیوبندی وہابی گاندھی کے حمایتی اور محمد علی جناح کے مخالف تھے۔ مارچ 1925ء میں جامعہ نعیمیہ مراد آباد (بھارت) میں چار روزہ کانفرس ہوئی جس میں صاحبزادہ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے صدرِ مجلس استقبالیہ کی حیثیت سے خطبہ صدارت پڑھا۔ اسی کانفرنس میں ”الجمعیۃ العالیۃ المرکزیۃ“ (آل انڈیا سنی کانفرنس) کی داغ بیل ڈالی گئی۔ صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی اس کے ناظم اعلیٰ اور امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری رحمۃ اللہ علیہ، اس کے صدر منتخب کئے گئے۔ قائدین نے شبانہ روز کوشش سے متحدہ پاک وہند کے گوشے گوشے میں اس جماعت کی شاخیں قائم کیں، ایک طرف اہل سنت وجماعت کے علماء ومشائخ کو منظم کیا تو دوسری طرف ہندئووں اور کانگریسی علماء کی چالوں کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ 1946ء میں علماء اہل سنت کا ایک فتویٰ شائع ہوا، جس میں کانگریس کی مخالفت اور مسلم لیگ کی تائید کی گئی تھی۔ اس فتوی پر پچاس سے زیادہ اہل سنت کے جلیل القدر علماء کے دستخط تھے، جن میں سرفہرست شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ تھے اور دیگر علماء میں سے کوئی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا خلیفہ تھا تو کوئی شاگرد۔ 1946ء کے فیصلہ کن الیکشن میں حضرت مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے بریلی میں مسلم لیگ کے امیدوار کے حق میں سب سے پہلا ووٹ ڈالا۔ پیر جماعت علی شاہ صاحب نے اپنے مریدوں اور مسلمانوں کو بہت سخت تاکید کی کہ وہ اپنا ووٹ مسلم لیگ کو دیں۔ 11 دسمبر 1945ء کو روزنامہ ” وحدت“ دہلی میں حضرت امیر ملت پیر جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتوے کا اعادہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:”میں فتوی دے چکا ہوں کہ جو مسلمان مسلم لیگ کو ووٹ نہ دے اس کا جنازہ نہ پڑھو اور مسلمانوں کی قبروں میں دفن نہ کرو۔۔۔ فقیر اپنے فتوے کا دوبارہ اعلان کرتا ہے کہ جو

مسلم لیگ کا مخالف ہے خواہ کوئی ہو اگر وہ مر جائے تو اس کا جنازہ نہ پڑھا جاوے، نہ مسلمانوں کی قبروں میں دفن کیا جائے۔" (ستر باادب سوالات دینیہ ایمانیہ، صفحہ 56، پیلی بھیت، انڈیا)

مسلم لیگ میں اکابر اہل سنت علماء کی شمولیت نہ کرنے کی وجہ

مسلم لیگ کی اہل سنت کی طرف سے بھرپور حمایت کے باوجود بعض سنی علماء نے کانگریس کے ساتھ ساتھ مسلم لیگ میں بھی حصہ نہ لیا، اس وجہ سے کہ اس میں بعض بدمذہب بھی تھے چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے شہزادے مفتی حامد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "میں نے عرس اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تنظیم اہل سنت کے لئے بہت سے اکابر علماء کو جمع کر کے چاہا تھا کہ ہماری ایک متفقہ آواز ملک سے مسلمانوں کی حمایت کے لئے اٹھے اور مسلمان ہمارے علماء کی آواز پر لبیک کہیں اور بے دینوں کے پنجے سے اس طرح انہیں نجات ملے اور اغیار کی قیادت سے نکل کر علمائے اہل سنت کی قیادت میں ہم اپنا کام کریں مگر اس کی تخریب کر دی گئی جس کے مخرب ہمارے ہی بعض افراد تھے، یہ ہماری غایت درجہ کی عاقبت نااندیشی اور زمانہ ناشناسی تھی۔

میں لیگ کو بحالت موجودہ کہ اس کے اندر شرعی مفاسد ہیں اور بہت سے گمراہ بدمذہب بددین شریک ہیں نظر استحسان سے نہیں دیکھتا اور اس بناء پر میں نے آج تک کسی کو اس کی شرکت کی اجازت نہیں دی مگر اس کے ساتھ ہی جو لوگ اس میں خالص سنی رضوی شریک ہو گئے ہیں، ان پر سخت حکم دینے کو بھی اچھا نہیں سمجھتا کہ جب ان کی شرکت کسی شرعی نقطہ نظر سے ہو تو تکفیر کیا معنی تضلیل و تفسیق کا بھی شرعاً حکم نہیں دیا جا سکتا۔"

(فتاوی حامدیہ، صفحہ 445، شبیر برادرز، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "کانگریس کا صدر اگرچہ ابو الکلام آزاد ہے جو نام کا مسلمان اور دین سے بالکل آزاد ہے۔ مگر کانگریس حقیقتاً ہندوؤں کی جماعت ہے اور اسکو ہندوؤں ہی کا مفاد مقصود ہے۔ اس میں نہ مسلمانوں کو شریک ہونا جائز اور نہ اسکے اٹھائے ممبر کو ووٹ دینا درست کہ وہ ایسے ہی کو ممبری کے لیے نامزد کرے گی جس کی ذات سے ہندوؤں کا مفاد وابستہ ہو گا۔ مسلم لیگ جس جماعت کا نام ہے اس میں ہر قسم کے لوگ شریک ہیں سنی بھی بدمذہب بھی، اس میں شریک ہونا جائز نہیں جب تک اغیار سے پاک نہ ہو، مگر ان کے منتخب

کیے ہوئے ممبر کو ووٹ دینے میں کوئی حرج نہیں، جبکہ وہ سنی ہو اور اس سے مسلمانوں کا مفاد مظنون ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔" (فتاوی امجدیہ، حصہ4، صفحہ304، مکتبہ رضویہ، کراچی)

تحریک لبیک سے گزارش

پوری تحریر کا خلاصہ یہ ہے کہ تحریک لبیک اہل سنت کی ایک بڑی سیاسی تحریک ہے، جس پر اہل سنت کو مان و امید ہے۔ لیکن اگر ان کے بعض مولوی بلال رضوی، حسن نقشبندی، غلام غوث بغدادی اسی طرح شتر بے مہار کے طرح اہل سنت کی دینی تحریکوں بالخصوص دعوت اسلامی کے خلاف بولیں گے تو تحریک لبیک کی ووٹنگ کو سخت نقصان ہو گا۔ تحریک لبیک کو اپنے پارٹی کے کچھ اصول بنانے چاہئیں جن میں سر فہرست یہ ہے کہ کسی بھی سنی فرد یا تحریک کے خلاف نہیں بولا جائے گا اور جو پارٹی کا فرد ایسا کرے گا، پارٹی اس کے خلاف ایکشن لے گی۔ تحریکیں اپنے اصولوں پر کاربند رہنے سے کامیاب ہوتی ہیں۔ اپنے ممبران کو کھلا چھوڑ دینا کہ جو مرضی کرو اور کہو یہ ناقص پالیسی کی دلیل ہے۔

دوسرا یہ کہ اگر سعد رضوی صاحب نے اسی طرح بدمذہبوں سے اتحاد و تعریف کا کام جاری رکھا تو سیاست کے ساتھ سُنیت سے بھی محرومی ہو گی۔ بدمذہبوں کے چند ووٹوں کی طرف نظر چھوڑ کر اہل سنت کے لاکھوں ووٹوں کو دیکھا جائے اور ان کو اپنے قریب کیا جائے۔